توسیع و استحکام

رائے عام

ہماری تعمیری کوششیں بے سود ہو جائیں گی اگر ساتھ ساتھ ان کی پشت پر ایک مضبوط رائے عام بھی تیار نہ ہوتی رہے۔ اربوں انسانوں کو ہمارے پیغام سے واقف ہونا چاہیے، کروڑوں انسانوں کو کم از کم اس حد تک اس سے متاثر ہو جانا چاہیے کہ اس چیز کو حق مان لیں جس کے لیے ہم اٹھ رہے ہیں، لاکھوں انسانوں کو ہماری پشت پر اخلاقی اور عملی تائید کے لیے آمادہ ہونا چاہیے، اور ایک کثیر تعداد ایسے سرفروشوں کی تیار ہونی چاہیے جو بلند ترین اخلاق کے حامل ہوں اور اس مقصد کے لیے کوئی خطرہ، کوئی نقصان، کوئی مصیبت برداشت کرنے میں تامل نہ کریں۔ رو داد، اول، ص ۶۶-۶۷)

توسیع سے گھبرانے کی ضرورت نہیں، ہونے دیجیے۔

کوئی تحریک بھی جب شروع ہوتی ہے، تو وہ مخلص ترین لوگوں کے ذریعے شروع ہوتی ہے.... اس طرح کے لوگ جب کسی تحریک کو لے کر چلتے ہیں، اس وقت فی الواقع یہ محسوس ہوتا ہے کہ ایک جاندار، مستحکم اور مضبوط قیادت فراہم ہوئی ہے۔ لیکن جب.... اس کی طرف لوگوں کا رجوع بڑھتا ہے اور اس کے حامیوں کی تعداد بڑھتی ہے، تو اس مرحلہ پر ایک مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔

اس مسئلہ کو آپ یوں سمجھیں کہ تحریکوں میں ایک چیز ہوتی ہے Extension (توسیع) اور دوسری Consolidation (استحکام)، اگر ان دونوں چیزوں کے درمیان توازن باقی نہ رہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ توسیع زیادہ تیز رفتار سے ہوتی جاتی ہے، جبکہ اسے مستحکم بنانے کے کام میں کمی آتی جاتی ہے۔ اس معاملے میں اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ یہ ایک فطری بات ہے۔ جتنا آپ کا کام بڑھے گا، آپ کی استحکامی قوت کی بہ نسبت توسیع کا کام زیادہ ہوگا۔

مثال کے طور پر آپ دیکھیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابتدائی تیرہ سال میں

چند سو آدمی آپؐ کے ساتھ آئے۔ اس کے بعد چار پانچ سال کی مدت میں زیادہ سے زیادہ چند ہزار آدمی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ لیکن جس وقت مکہ فتح ہوا اور حنین میں کفر و شرک کی زبردست قوت کو شکست دے دی گئی تو، جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔۔۔ لوگ فوج در فوج آکر اللہ کے دین میں داخل ہوتے گئے۔۔۔ایک بڑی کثیر تعداد ان میں ایسی تھی جو دین کو پوری طرح سمجھ کر نہیں آئی تھی اور نہ دینی اخلاق کو اپنے اندر جذب کر سکی تھی۔ دین کی روح ان کے اندر اچھی طرح پیدا نہیں ہو سکی تھی۔ اس کا نتیجہ تھا کہ رسول اللہؐ کی وفات کے بعد یک لخت ارتداد کا دور شروع ہو گیا۔

اب دیکھیے کہ وہ کیا چیز تھی جس نے اس ارتداد کے طوفان کو پھیر دیا اور عرب کو پھر اسلام پر مضبوطی کے ساتھ جما دیا۔ وہ یہ تھی کہ رسولؐ جو nucleus (مرکز) چھوڑ گئے تھے، وہ اتنا زبردست تھا کہ اس نے اتنے بڑے ارتداد کو کچل کر رکھ دیا تھا۔

اس سے آپ سمجھتے ہیں کہ اگر توسیع (extension) زیادہ بڑے پیمانے پر ہو جائے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ استحکام (consolidation) اگر پوری طرح نہ ہو سکے تو اس سے بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ تحریک کا نیوکلیس اتنا مضبوط ہو کہ وہ اپنے گرد ایک بڑا ہالہ جمع کر لے اور یہ ہالہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہے۔ اور اگر وہ اس سے ہٹے تو وہ نیوکلیس دوسری طاقتوں کو کھینچ کر اپنے ساتھ ملا لے۔۔۔

توسیع کتنی بھی ہوتی چلی جائے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ توسیع کو روکنے کی بھی ضرورت نہیں۔ توسیع ہونے دیجیے، لیکن نیوکلیس مضبوط بناتے چلے جایئے۔ یہ چیز ان شاء اللہ آپ کو اس پریشانی سے نکال دے گی کہ رفتارِ کار سست ہوتی جا رہی ہے یا کمزوریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ (تصریحات، ص ۳۴۵، ۳۴۷)

توسیع اور استحکام کے درمیان توازن

توسیع اور استحکام کے درمیان توازن و تناسب ذہنی دنیا میں تو قائم کیا جا سکتا ہے، مگر عملی دنیا میں یہ ممکن نہیں ہے۔ ایک شخص اگر آپ کے پاس شرک یا کفر سے توبہ کرنے کے لیے آئے، تو آخر کس عذر کی بنا پر آپ اسے الٹا واپس کر دیں گے؟ کیا آپ اس سے یہ کہیں گے کہ اس وقت میں استحکام میں مصروف ہوں، اور توسیع کا کام میں نے فی الحال بند کر رکھا ہے؟

(ترجمان القرآن دسمبر ۱۹۵۳ء، بحوالہ رسائل و مسائل، چہارم، ص ۲۹۰)